Analysis of "THE CRIMINAL LAW(AMENDMENT) (OFFENCES IN THE NAME OR PRETEXT OF HONOR) ACT 2016"

غیرت کے نام پر یا اس کے بہانے سے کرنے والے جرائم سے متعلق قانون پہلے سینیٹ میں پیش کیا گیا تھا جس کے بعد اسے متعلقہ کمیٹی کے حوالے کر دیا گیا۔ بعدازاں کمیٹی کی سفارشات کے بعد اس قانون کو بالکل نئی شکل میں دوبارہ پارلیمینٹ کے حالیہ مشترکہ اجلاس میں پیش کیا گیا جہاں اسے چند تبدیلیوں کے ساتھ منظور کر لیا گیا ہے۔ ذیل میں اس نئے قانون کے حوالے سے تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے اس قانون کا پچھلے بل سے موازنہ ممکن نہیں۔

اس قانون کا مقصد و منشا یہ ہے کہ فساد فی الارض کی تعریف میں آنے والے جرم جن میں پہلے سے سزا یافتہ مجرم کی طرف سے کیا گیا جرم یا ظالمانہ یا دہشت ناک طریقۂ جرم یا غیرت کے نام پر یا اس کے بہانے کیا گیا کوئی جرم یا اس شخص کی طرف سے کیا جانے والا جرم جسے عدالت معاشرے کے لیئے امکانی خطرہ تصور کرتی ہو، ان کو شخص کی بجائے ریاست کے خلاف جرم قرار دیتے ہوئے اس میں معافی اور راضی نامہ کر لینے جیسی سہولیات کو ختم کر کے مجرم کو لازمی اور عبرت ناک سزا دی جائے تاکہ ان لوگوں کے لیئے خوف کی علامت ہو جو مجرمانہ ذہنیت رکھتے ہیں اور معاشرے میں انتشار کا باعث بنتے ہیں۔ یہاں اس قانون کے ذریعے سزا کو مزید بڑھایا گیا ہے یعنی پہلے جو کم سے کم سزا دس سال تھی اسے ختم کر کے اب ۱۴ سال سے عمر قید تک توسیع دی گئی ہے۔

۱۔ اس قانون کے سیکشن ۱ میں اس بل کا نام "فوجداری قانون (ترمیمی) (غیرت کے نام پر یا کے بہانے جرائم) ایکٹ ۲۰۱۶" رکھا گیا ہے اور یہ قانون فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ اس قانون کے سیکشن ۲ کے تحت تعزیرات پاکستان میں **۲۹۹** میں ذیلی شق (ہ) کے بعد نئی ذیلی شق (ہہ) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

"(ہہ) فساد فی الارض میں مجرم کا گزشتہ رویہ شامل ہے یا آیا وہ سابقہ سزا یافتہ ہے یا ظالمانہ یا چونکا دینے والا انداز جس میں جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو جو عوامی شعور کے لیئے غضب ناک ہو یا اگر مجرم کو معاشرے کے لیئے امکانی خطرہ تصور کیا جاتا ہو یا جرم اگر غیرت کے نام پر یا کے بہانے کیا گیا ہو"

اس اضافے کے ذریعے تعریفات میں فساد فی الارض کی تعریف کو شامل کیا گیا ہے۔ غیرت کے نام پر یا کے بہانے ہونے والے جرائم کو فساد فی الارض کے دائرے میں لاتے ہوئے ان جرائم کو شخص کے بجائے ریاست کے خلاف جرم قرار دیا جا رہا ہے تاکہ مجرم کو لازمی طور پر سزا دی جائے۔

۳۔ اس قانون کے سیکشن ۳ کے تحت تعزیراتِ پاکستان کی **دفعہ ۳۰۲** کی شق (ج) کے آخر میں وقفِ کامل کے بجائے شرحہ میں تبدیل کرتے ہوئے اس میں موجود جملہ شرطیہ کو مندرجہ ذیل سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

" مگر شرط یہ ہے کہ شق (ج) میں شامل کسی امر کا اطلاق نہیں ہوگا جہاں فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو اور ایسی صورتوں میں صرف شق (الف) اور شق (ب) کا اطلاق ہوگا۔

دفعہ ۳۰۲: قتلِ عمد کی سزا: جو کوئی قتلِ عمد کا ارتکاب کرے گا اسے بابِ ہذا کے احکام کے تابع

(الف) قصاص کے طور پر سزائے موت دی جائے گی

(ب) اگر دفعہ ۳۰۴ میں تصریح کردہ کسی صورت میں بھی ثبوت دستیاب نہ ہو تو مقدمہ کے واقعات وحالات کو مدِ نظر رکھ کر تعزیر کے طور پر موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی۔

(ج) اتنی مدت کے لیئے کسی قسم کی سزائے قید جو ۲۵ سال تک ہوسکتی ہے، جہاں اسلام کے احکام کے مطابق قصاص کی سزا قابلِ اطلاق نہ ہو۔

بشرطیکہ غیرت کے نام پر یا کے بہانے کیئے گئے کسی جرم پر شق (ج) کا اطلاق نہیں ہوتا اس طرح کے جرائم صرف اور صرف شق (الف) اور شق (ب) کے دائرے میں آئیں گے جیسی کہ صورت ہو۔

اس دفعہ میں موجود اوپر دیئے گئے جملہ شرطیہ کو مندرجہ ذیل سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

" مگر شرط یہ ہے کہ شق (ج) میں شامل کسی امر کا اطلاق نہیں ہوگا جہاں فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو اور ایسی صورتوں میں صرف شق (الف) اور شق (ب) کا اطلاق ہوگا۔ "

اس تبدیلی کے بعد فساد فی الارض کی تعریف میں آنے والا ہر جرم اب ریاست کے خلاف جرم تصور ہوگا جس میں معاف کرنے کا اختیار کسی شخص کے پاس نہیں ہوگا اور مجرم کو شق (الف) اور (ب) کے تحت لازمی سزا دی جائے گی۔ فساد فی الارض کے حوالے سے قرآن پاک میں ہمیں یہ آیت ملتی ہے کہ جس میں اس کی سزا بھی موجود ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

" جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیئے تگ ودو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیئے جائیں یا سولی چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا جلاوطن کر دیئے جائیں "(سورہ المائدہ آیت نمبر ۳۳)

۴۔ اس قانون کے سیکشن ۴ کے تحت تعزیراتِ پاکستان کی **دفعہ ۳۰۹** کی ذیلی دفعہ (۱) کی شق (ب) میں آخر میں وقفِ کامل کے بجائے شرحہ تبدیل کرتے ہوئے اس کے بعد مندرجہ ذیل جملہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا ہے

" مگر شرط یہ ہے کہ جہاں فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو، وہاں قصاص کی معافی دفعہ ۳۱۱ کی تصریحات کے تابع ہوگی"

دفعہ ۳۰۹: قتلِ عمد میں قصاص کا عفو: (۱) قتلِ عمد میں ایک بالغ باشعور ولی، کسی بھی وقت، بغیر کسی بدل کے، قصاص کے حق

کومعاف کرسکتا ہے۔

بشرطیکہ قصاص کا حق معاف نہیں کیا جاسکتا:

(الف) جہاں حکومت ولی ہو؛ یا

(ب) جہاں قصاص کا حق کسی نابالغ یا فاتر العقل کے پاس ہو؛

(یہ اضافہ کیا گیا ہے) " مگر شرط یہ ہے کہ جہاں فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو، وہاں قصاص کی معافی دفعہ ۳۱۱ کی تصریحات کے تابع ہوگی"

(۲) جہاں متاثرہ فرد کے بہت سے ولی ہوں، تو ان میں سے کوئی بھی حقِ قصاص کو معاف کرسکتا ہے۔

بشرطیکہ وہ ولی کہ جس اپنا حقِ قصاص معاف نہ کیا ہو، وہ دیت میں اپنے حصہ کا حق دار ہوگا۔

(۳) جہاں متاثرہ فرد ایک سے زائد ہوں، وہاں کسی ایک متاثرہ فرد کی جانب سے حقِ قصاص کا معاف کیا جانا دوسرے متاثرہ فرد کے ولی کے حقِ قصاص پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

(۴) جہاں مجرمان کی تعداد ایک سے زائد ہو، وہاں کسی ایک مجرم کے حق میں قصاص کا معاف کیا جانا دوسرے مجرم کے خلاف حقِ قصاص پر کوئی اثر نہیں ڈالتا۔

۵۔ اس قانون کی دفعہ ۵ کے تحت تعزیراتِ پاکستان کی **دفعہ ۳۱۰** کی ذیلی دفعہ (۱) کے جملہ شرطیہ میں وقفِ کامل کے بجائے شرحہ تبدیل کرتے ہوئے نئے جملہ شرطیہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

"سزائے موت یا عمر قید یا کسی ایک نوعیت کی اتنی مدت کے لیئے جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے بطور تعزیر سزائے قید، یا اگر جرم کا ارتکاب غیرت کے نام پر یا کے بہانے کیا گیا ہو تو عمر قید"

دفعہ ۳۱۰: قتلِ عمد میں قصاص کی صلح کرنا: (۱) قتلِ عمد کے مقدمے میں کوئی بالغ باشعور ولی، کسی بھی وقت بدلِ صلح قبول کرتے ہوئے اپنے حقِ قصاص سے صلح کرسکتا ہے۔

مگر شرط یہ ہے کہ کسی عورت کو دینا جائز بدلِ صلح نہ ہوگا؛

(یہ اضافہ کیا گیا ہے) سزائے موت یا عمر قید یا کسی ایک نوعیت کی اتنی مدت کے لیئے جو چودہ سال تک ہوسکتی ہے بطور تعزیر سزائے قید، یا اگر جرم کا ارتکاب غیرت کے نام پر یا کے بہانے کیا گیا ہو تو عمر قید"

(۲) جب کوئی ولی نابالغ یا فاتر العقل ہو تو ایسے نابالغ یا فاتر العقل ولی کا حقِ قصاص کی نسبت صلح کرسکے گا مگر شرط یہ ہے کہ بدل صلح کی مالیت دیت سے کم نہ ہوگی۔

(۳) ب جب حکومت ولی ہو تو وہ قصاص کے حق کی نسبت صلح کرنے کی مجاز ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ بدلِ صلح کی مالیت دیت سے کم نہ ہوگی۔

(۴) جب بدلِ صلح کا تعین نہ کیا گیا ہو یا وہ کوئی ایسی جائیداد یا حق ہو، جس کا شریعت کے مطابق، رقم کی صورت میں تعین نہ کیا جاسکتا ہو، تو

یہ سمجھا جائے گا کہ قصاص کے حق کی نسبت صلح ہوگئی ہے اور مجرم دیت کا مستوجب ہوگا۔

(۵) بدلِ صلح ادا کیا جاسکتا ہے یا مطالبہ پر ادا کیا جاسکتا ہے یا ملتوی شدہ تاریخ پر، جیسا کہ مجرم اور ولی میں طے پائے۔

وضاحت: دفعہ ہذا میں بدلِ صلح سے مراد باہمی طور پر طے شدہ وہ معاوضہ ہے جو شریعت کے مطابق مجرم کی طرف سے ولی کو، نقد یا جنس کی صورت میں یا منقولہ یا غیر منقولہ جائداد کی صورت میں ادا کیا جانا ہو یا دیا گیا ہو۔

۶۔ اس قانون کے سیکشن ۶ کے تحت تعزیراتِ پاکستان کی **دفعہ ۳۱۱** کو مندرجہ ذیل سے مکمل طور پر تبدیل کردیا گیا ہے۔

دفعہ ۳۱۱: قتلِ عمد کے بارے میں قصاص کے حق کا تعزیر کے بعد ترکِ حق کرنا یا راضی نامہ کرنا: جہاں تمام ولیان قصاص کے حق کو ترک کرنے یا یا راضی نامہ کرنے کے لیئے تیار نہیں تو فساد فی الارض کے اصول کے مدِ نظر عدالت جو حالات و واقعات کے تحت ایک مجرم کو جس کے خلاف قصاص کا حق ترک کیا گیا ہو، سزا دے جس کی معیاد ۱۴ سال تک بجز تعزیر ہوسکتی ہے۔
بشرطیکہ اگر جرم غیرت کے نام پر یا کے بہانے کیا گیا ہو تو اس صورت میں یہ سزا عمر قید ہوگی۔

۷۔ اس قانون کے سیکشن ۷ کے مطابق تعزیراتِ پاکستان کی **دفعہ 338-E** کی ذیلی دفعہ (۱) میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں

(الف) الفاظ اور نمبر "اور ۳۱۰" کی جگہ کوما، الفاظ اور نمبر "، ۳۱۰ اور ۳۱۱" تبدیل کردیا گیا ہے۔

اس تبدیلی کے بعد اس باب کے تحت آنے والے جرائم میں معافی اور راضی نامہ کیئے جانے کی صورت میں دفعات ۳۰۹، ۳۱۰ اور ۳۱۱ کی تمام شرائط لاگو ہوں گی۔

(ب) دوسرے جملہ شرطیہ کی جگہ مندرجہ ذیل کو تبدیل کردیا گیا ہے۔

"مزید شرط یہ ہے کہ جہاں اس باب کے تحت کوئی جرم کیا گیا ہو اور فساد فی الارض کا اصول لاگو ہوتا ہو، عدالت حالات و واقعات کو پیشِ نظر رکھ کر مجرم کو سزا یا جرمانہ، جو اس جرم کے لیئے موجود ہو، دے گی۔"

پہلے اس میں فریقین کی مرضی کو عدالت اہمیت دیا کرتی تھی اب اسے حذف کردیا ہے اور عدالت اس مجرم کو لازماً تعزیری سزا دے گی۔

۸۔ اس قانون کے سیکشن ۸ کے مطابق قانونِ ضابطہ فوجداری کی **دفعہ ۳۴۵** میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

(الف) ذیلی دفعہ (۱) میں قتلِ عمد کے حوالے سے دیئے گئے پہلے سے موجود الفاظ کی جگہ **"دفعہ ۳۱۱ کے مطابق، متاثرہ فرد کے ورثاء کی جانب سے"** کو تبدیل کردیا گیا ہے۔

جس کے باعث ورثاء کا معاف کرنے کا اختیار دفعہ ۳۱۱ سے مشروط ہوگا۔

(ب) ذیلی دفعہ (۲) میں جہاں پہلی مرتبہ لفظ "The" آیا ہے اس کی جگہ **"Subject to Sub Section (7)"** کے الفاظ کو تبدیل کردیا گیا ہے۔

(ج) ذیلی دفعہ (۷) کی جگہ مندرجہ ذیل کو تبدیل کردیا گیا ہے۔

"سوائے اس دفعہ کے اور تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ ۳۱۱ کے، کسی جرم میں راضی نامہ یا معاف نہیں کیا جائے گا۔

۹۔ اس قانون کے سیکشن ۹ کے مطابق ضابطہ فوجداری کے جدول دوم میں دفعہ ۳۱۱ کے کالم ۷ میں مندرجہ ذیل الفاظ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

"سزائے موت یا عمر قید یا بطور تعزیر ایسی قید جو کہ ۱۴ سال تک ہو سکتی ہے، اگر جرم غیرت کے نام پر یا کے بہانے کیا گیا ہو اس صورت میں عمر قید"۔